© rasailojaraid.com

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی......

بابا فرید گنج شکر کے مزار کی مسجد میں دل ہلا دینے والا واقعہ

لگی لپٹی رکھے بغیر انتہائی رنج وغم اور دکھ وافسوس سے مغلوب ذہنی وجذباتی کیفیت میں قلم اٹھانے پر مجبور ہوا ہوں...... میرے سامنے روزنامہ پاکستان لاہور مورخہ 4 جنوری 2002ء کا شمارہ پڑا ہے۔ جس کے آخری صفحہ پر شائع ہونے والی خبر کا عکس ملاحظہ فرمائیں:

سابق رکن اسمبلی فرید خان لڑکی سے بداخلاقی کرتے ہوئے گرفتار

دونوں کو ایس ایچ او سٹی پاکپتن نے برہنہ حالت میں رضائی سے برآمد کر کے حوالات میں بند کر دیا

ملزموں کی طرف سے پولیس والوں کو دھمکیاں، عدالت نے جوڈیشنل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا

ملکہ ہانس (نامہ نگار) سابق رکن پنجاب اسمبلی اور عشر وزکوۃ کے سابق ڈویژنل چیئرمین، سابق وزیر اعلیٰ منظور وٹو کا چہیتا غلام فرید خان بلوچ دربار بابا فریدالدین گنج شکر میں قائم مسجد کے اندر پاکپتن کی معروف بااثر 17 سالہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر مس مسرت کھوکھر کے ساتھ بداخلاقی کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ ایس ایچ او سٹی نے دیگر زائرین کے ہمراہ دونوں کو برہنہ حالت میں رضائی سے برآمد کر لیا اور اسی حالت میں دونوں کو چوکی بابا فرید میں بند کر دیا۔ متذکرہ سابق رکن اسمبلی ایک سابق ایم پی اے کا مہمان تھا اور دربار میں خصوصی عبادت کیلئے رات گزارنے آیا تھا۔ ملزم غلام فرید خان بلوچ اور نوخیز لیڈی ہیلتھ وزیٹر مس مسرت کھوکھر نے انسپکٹر فواد رانا کو نوکری سے برطرف کروانے کی دھمکی دیتے ہوئے ایک سابق رکن اسمبلی سے ٹیلی فون پر فوری بات کروانے کا حکم دیا، مگر متذکرہ پولیس آفیسر نے دونوں کو رات حوالات میں رکھنے کے بعد گزشتہ روز عدالت میں پیش کر کے جوڈیشنل ریمانڈ پر سنٹرل جیل ساہیوال بھجوا دیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھر درد اور دکھ میں ڈوبی ہوئی تحریر کردہ میری ان چند سطروں کو دل اور دماغ کے سارے تعصبات ہٹا کر پڑھنے کی زحمت فرمائیں۔

ہم برصغیر پاک و ہند کا حصہ ہیں۔ یہاں صدیوں سے جاری مذہب ..... مندر۔ دیوتا۔ پنڈت۔ پروہت کے ارد گرد گھومتا ہے اور پھر ان مذہب کے اجارہ دار برہمنوں نے اپنی ہوسنا کی کیلئے کیا کیا ڈرامے رچا رکھے ہیں؟ غریب پجاریوں اور کمزور عقیدت مندوں کے مال پر تو ڈاکے ڈالتے ہی ہیں، ان کی عزت و ناموس کو بھی تار تار کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ نوخیز اور نوجوان بچیوں کو ''دیوداسیوں'' کے نام پر مستقل داشتائیں بنا لیتے ہیں۔ اس برصغیر کے رہنے والوں نے ''بادشاہ کا مذہب'' تو اختیار کر لیا مگر ''اسلام'' کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگنے کی بجائے اسلام کو اپنے رنگ میں ڈھال لیا۔ بقول اقبالؒ

کتنے بے توفیق ہوئے ہیں یہ فقیہانِ حرم　　خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

مندر کی جگہ دربار، پنڈت کی جگہ پیر اور دیوداسیوں کی جگہ غریب اور سادہ لوح مریدوں کی بہو بیٹیوں نے لے لی.... مگر معاملہ جہلاء تک محدود رہتا تو شاید قابلِ برداشت ہوتا... مگر الا ماشاء اللہ بڑے بڑے علماء، فضلاء، جبہ و دستار کے مالک حتیٰ کے خاکی اور سول وردی میں ملبوس بڑے بڑے افسران، اعلیٰ عدالتوں کے جج صاحبان کی بھی حالت یہ ہے کہ بے نماز اور بدکردار ملنگوں، مجاوروں کے چرنوں میں دوزانو ہو کر بیٹھتے ہیں اور اپنے اپنے من کی آرزوئیں اور دلی مرادیں پوری کرنے والے بھی گردانتے ہیں۔

''صوفی ازم'' کے علمبرداروں کا دعویٰ ہے اور ان کے پیروکاروں کا عقیدہ ہے کہ درباروں میں دفن ''مُردے'' نہ صرف زندہ ہیں بلکہ اتنی ''پہنچ والی'' سرکاریں ہیں کہ ہزاروں میل دور سے بھی اپنے مریدوں کے دلوں میں پوشیدہ خواہشات کو بھی جانتے ہیں اور ان خواہشات کی تکمیل بھی کرتے ہیں۔ ہزاروں میل دور سے کوئی مرید پکارے تو سنتے بھی ہیں اور دادرسی بھی کرتے ہیں۔ بلکہ ''فیضانِ اولیاء'' کے دعویداروں کے بقول تو ''شیخ'' مرید کے ساتھ اس وقت بھی ہوتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ ''خلوت'' میں ہوتا ہے۔ وہ اپنے درباروں پر آنے والوں کو پہچانتے بھی ہیں، ان کو دیکھتے بھی ہیں، ان کی دعاؤں کو سنتے بھی ہیں اور ان کی خواہشات بھی پوری کرتے ہیں۔

ہم کسی علمی بحث یا قرآن و حدیث کی دلیل میں الجھنے کی بجائے علاج بالمثل پر یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے ان بھائیوں کے عقیدہ کے مطابق واقعی درباروں میں مدفون ''سرکاریں'' ان ''خدائی صفات'' کی حامل ہیں۔ اب ''وہابیت'' کے طعنے کی آڑ میں کنی مت کترائیں... صاف اور سیدھی بات کریں کہ اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ کے یہ ''بزرگ'' اتنی پہنچ والے ہیں تو پھر اپنے درباروں پر ہونے والی ساری سرگرمیوں کے نہ صرف عینی شاہد ہیں بلکہ با اختیار ہونے کے ناطے یہ سب کچھ پھر ان کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہو رہا ہے۔ اگر یہ سارا کچھ ان کے علم اور مرضی و منشاء کے مطابق ہو رہا ہے تو پھر سجادوں اور نام و نہاد گدی نشینوں کے کردار و ایمان کو تو چھوڑ یئے ایک طرف...... پھر ان ''اولیائے عظام'' کے مقام و مرتبہ کا اندازہ خود کر لیجئے کہ یہ کس قسم کے ''ولی'' اور ''بزرگ'' ہیں؟ جن کے درباروں پر واقع مسجدوں تک کا تقدس محفوظ نہیں اور ''خصوصی عبادت'' کے نام پر ان مسجدوں کے اندر کھلے عام بدکاری ہو رہی ہے اور نہ صرف زنا ہو رہا ہے بلکہ ''بدکار مرد'' تو گدی نشینوں کے ''مہمان خصوصی'' ہیں اور لڑکیاں باقاعدہ ''گدی نشینوں'' کی طرف سے ''معزز مہمانوں'' کا ''رانجھا راضی'' کرنے کیلئے پیش کی جا رہی ہیں۔ تو پھر یہ نام نہاد گدی نشین جو درباروں پر واقع مساجد میں بھی اپنے مہمانوں کا ''دل پشوری'' کرنے کیلئے لڑکیاں پیش کرتے ہیں.... کیا یہ اُس بازار کے ''دلالوں'' کے ساتھ کی کوئی مخلوق ہیں؟ اور پھر جن ''صاحبِ کرامت'' ولیوں اور بزرگوں کے مزاروں پر ان کی عین آنکھوں کے سامنے یہ ''موج میلہ'' ہو رہا ہے تو پھر کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ ''ہستیاں'' بھی ''بلیو پرنٹ'' دیکھنے کی شوقین ہیں؟؟؟

ذرا اس ''فلسفۂ فیضان اولیاء'' پر ضد اور ہٹ دھرمی کی حد تک ''ایمان بالیقین'' رکھنے والے اپنے کلمہ گو مسلمان بھائیوں سے دردمندانہ عرض کروں گا کہ یہ کونسا اسلام ہے؟

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

رئیس الجامعہ علامہ محمد مدنی کیلئے دعائے صحت کی اپیل

علامہ محمد مدنی صاحب ماہ جولائی 2001ء سے صاحبِ فراش ہیں۔ ابتداء میں تو وہ مقامی ڈاکٹروں سے علاج کرواتے رہے۔ عیدالفطر کے بعد راولپنڈی کے مشہور معالج میجر جنرل ڈاکٹر عظمت رشید صاحب کے ہاں زیرِ علاج رہے۔ انہوں نے وہاں ابرار سرجری سے سی ٹی سکین کروایا۔ اب انہیں لاہور میں ظفر علی روڈ پر واقع سرجی میڈ ہسپتال کے کمرہ نمبر 25 میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ جہاں وہ چیسٹ سپیشلسٹ پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب (انچارج شعبہ چیسٹ و ٹی بی جناح ہسپتال لاہور) کے زیرِ علاج ہیں۔ ان کی بیماری طوالت اختیار کر گئی ہے۔ قارئین ''حرمین'' اور تمام جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ ان کیلئے اللہ کے حضور گڑگڑا کر عاجزی سے دعا کریں کہ اللہ ارحم الراحمین انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

© rasailojaraid.com